

33683-بے گناہ کافر کو قتل کرنے میں دیت اور کفارہ واجب ہے

سوال

میں ایک اسلامی ملک میں ملازمت کر رہا ہوں، مجھ سے گاڑی کے حادثہ میں ایک کافر ملازم مارا گیا، میں نے یہ کام عمدانہ کیا تو کیا مجھ پر کفارہ لازم آتا ہے کہ نہیں؟

پسندیدہ جواب

بھی ہاں آپ کے ذمہ کفارہ ہے، اور کفارہ کے ساتھ دیت بھی اس کے ورثاء کو دینا ہوگی اس کی دلیل اللہ سبحانہ و تعالیٰ کافرمان ہے :

۔[کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مومن کو قتل کر دے، مگر فلسطی سے ہو جاتے (تو اور بات ہے) جو شخص کسی مسلمان کو بلا قصد مار ڈالے، اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے عزیزوں کو دیت دینا ہوگی، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں، اور اگر مقتول تھاری دشمن قوم کا ہو اور ہو بھی مومن و مسلمان تو صرف ایک مومن غلام کی گردن آزاد کرنی لازمی ہے، اور اگر مقتول اس قوم سے تعلق رکھتا ہو کہ تم اور ان میں کوئی معاہدہ ہو تو دیت دینا لازم ہے، جو اس کے کنبے والوں کی دی جاتے گی، اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا بھی ضروری ہے، پس جو نہ پاتے اس کے ذمہ دوستی کے لگاتار روزے رکھتا ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے بخواہنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ بخوبی جانتے والا اور حکمت والا ہے۔ النساء (92)۔

جسمور علماء کرام کہتے ہیں کہ جو بے گناہ کافر کو قتل کرے گا اس پر کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔

بے گناہ کافر کی تین اقسام ہیں :

1- ذمی کافر : یہ وہ کافر ہے جس کا ہمارے اور اس کی قوم کے ذمہ کا معاہدہ ہو۔

2- معاحد : وہ کافر ہے کہ ہمارے اور اس کی قوم کے مابین لڑائی نہ کرنے کا معاہدہ ہو۔

3- مرتا من : یعنی جسے امن دیا گیا ہو، یہ وہ کافر ہے جو اسلامی ملک میں امان کے ساتھ آیا ہو، مثلاً : جو اسلامی ملک میں تجارت یا ملازمت اور اپنے کسی رشتہ دار وغیرہ کو ملنے کے لیے آیا ہو۔

لہذا جو کوئی بھی بے گناہ کافر کو قتل کرے اس پر دو اشیاء لازم آتی ہیں :

اول : دیت۔

یہ دیت مقتول کے اہل خانہ کو ادا کی جائے گی، یہ اس وقت ہے جب اس کے اہل خانہ ماربی (یعنی مسلمانوں کے خلاف لڑنے والے نہ ہوں) نہ ہوں لیکن اگر وہ ہمارے خلاف لڑنے والے ہوں تو وہ دیت کے مستحق نہیں، اس لیے کہ ان کے اموال اور خون کی کوئی حرمت نہیں رہتی۔

دیکھیں : تفسیر السعدی صفحہ نمبر (277)۔

دوم : کفارہ کی ادائیگی، جسمور علماء کرام کا قول یہی ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ اہنی کتاب المعنی میں کہتے ہیں :

اور مضمون کافر کو قتل کرنے پر (کفارہ) واجب آتا ہے، چاہے وہ کافر ذمی ہو یا ممن دیا گیا ہو، اکثر اہل علم رحمہم اللہ کا یہی قول ہے، اور حسن، امام مالک رحمہم اللہ کے تھے میں : اس میں کوئی کفارہ نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔(اور جو کوئی کسی مومن شخص کو فلسطی سے قتل کر دے اس پر ایک مسلمان غلام آزاد کرنا ہے)۔

تو اس کا مضموم یہ ہے کہ جو مومن نہ ہو اس کے قتل میں کفارہ نہیں۔

اور ہماری دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

۔(اور اگر وہ (مقتول) ایسی قوم میں سے ہو جس کے اور تھا رے مابین معاہدہ ہو تو اس کے اہل خانہ کو دیت دینا ہو گی اور ایک مومن غلام آزاد کرنا ہو گا)۔

اور ذمی کافر کے لیے بھی معاہدہ ہے اور یہ منطق دلیل خطاب پر مقدم کیا جائے گا، اور اس لیے بھی کہ آدمی کو نہ لے قتل کیا گیا ہے لہذا مسلمان کی طرح اس کے قتل سے بھی کفارہ واجب ہو گا۔ اس

دیکھیں المعنی لابن قدامہ (12/224)۔

اور یہی قول مفسرین کی ایک جماعت نے بھی اختیار کیا ہے جن میں امام طبری اور حافظ ابن کثیر رحمہم اللہ شامل ہیں دیکھیں : تفسیر الطبری (43/9) اور تفسیر قرطبی (5/325) تفسیر ابن کثیر (2/376)۔

ابن جریر الطبری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی مایہ ناز تفسیر الطبری میں کہتے ہیں :

اہل تفسیر ہمارے اور ان کے مابین معاہدہ والی قول سے تعلق رکھنے والے مقتول کی صفت میں اختلاف کرتے ہیں کہ آیا وہ مومن ہے یا کافر؟

بعض اہل تفسیر کا کہنا ہے کہ وہ کافر ہے، لیکن اس کے قاتل کو پر دیت وینی لازم آتی ہے، اس لیے کہ اس کے اور اس کی قوم کے مابین معاہدہ ہے لہذا اس کی قوم کو اس معاہدہ کی بنا پر جو ان کے اور مومنوں کے مابین ہے دیت دینا واجب ہو گی، اور یہ کہ وہ مال ان کے اموال میں سے ہی ہے، اور مومنوں کے لیے ان کے مال میں سے کچھ بھی ان کے رضامندی کے بغیر لینا حلال نہیں۔۔۔

پھر امام طبری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اس آیت کی تفسیر کے دو قولوں میں اولیٰ اور قول اس کا ہے جو یہ کہتا ہے کہ اس سے اہل عحد کا مقتول مراد لیا گیا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے مبھم رکھتے ہوئے فرمایا ہے :

۔(اور اگر وہ ایسی قوم میں سے ہو جس کے اور تھا رے مابین معاہدہ ہو)۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا : کہ وہ مومن ہو، جیسا کہ اہل حرب اور مومنوں کے مقتول میں کہا ہے ۔۔۔ لہذا اس میں ایمان کا وصف جو پہلے دونوں مقتولوں کے بارہ میں وصف بیان ہوا ہے ترک کرنے میں اس کے صحیح ہونے کی دلیل ہے جو ہم نے اس بارہ میں کہا ہے۔

اور انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کا قول ہے :

(اور اگر وہ اس قوم سے ہو جس کے اور تمہارے مابین معاہدہ ہو) ابن عباس کہتے ہیں جب کوئی کافر تمہارے ذمہ میں ہو اور اسے قتل کر دیا جائے تو اس کے قاتل پر لازم ہے کہ واس کے اہل خانہ کو دیت ادا کرے، اور ایک مومن غلام آزاد کرے، یا پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ اچھے کمی و بیشی کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

دیکھیں : تفسیر الطبری (43/9)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی سورۃ النساء کی تفسیر میں یہی قول اختیار کیا ہے۔ کیسٹ نمبر (27) دوسری ساند۔

واللہ اعلم۔